REGD No. L.5254
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ — خطبہ نمبر ۱ — فی پرچہ ۱
۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ
جلد ۴۵/۱۰ — ۳ صلح ۱۳۳۵ ہش — ۳ جنوری ۱۹۵۶ء — نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ رجنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ رجنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ گو ابھی تک اعصابی بے چینی کا سلسلہ کم و بیش چل رہا ہے۔ آج رات نیند بھی کم آئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دن بھر درد اور گھبراہٹ کی شدید شکایت رہی۔ جس کی وجہ سے ایک ٹیکہ کی بجائے دن رات میں سکون پیدا کرنے کے لئے دو ٹیکے کرنے پڑے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

فرانس میں آج سے نیشنل اسمبلی کے عام انتخابات شروع ہو رہے ہیں

جنگ کے بعد سے فرانس کی یہ تیسری قومی اسمبلی ہوگی۔ انتخابات میں ۱۸ پارٹیوں کی شرکت

پیرس ۲ رجنوری۔ نئی قومی اسمبلی منتخب کرنے کے لئے آج فرانس میں عام انتخابات شروع ہو رہے ہیں جنگ کے بعد سے فرانس کی یہ تیسری نیشنل اسمبلی ہوگی۔ انتخابات میں ۵۵۴ ملکی اور ۵۰ غیر ملکی نشستوں کے لئے ووٹ ڈالے جائیں گے۔ ان نشستوں کے لئے ملک کی اٹھارہ سیاسی پارٹیوں نے اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں۔ یاد رہے ۲۹ نومبر کو موسیو فور کی حکومت کو ایک قرارداد پر شکست ہوگئی تھی۔ جس کے بعد یکم دسمبر کو فرانس کے صدر موسیو رینے کوٹی نے پارلیمنٹ کو توڑ کر نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا تھا۔ آئین کے مطابق اسمبلی ٹوٹنے کے تیس دن کے اندر اندر عام انتخابات ہو جانے چاہئیں۔ اس لحاظ سے زیادہ سے زیادہ یکم جنوری کو انتخابات شروع ہو جانے چاہئیے تھے لیکن یکم کو اتوار اور سال نو کا پہلا دن پڑنے کے باعث انتخابات آج ۲ رجنوری سے شروع ہو رہے ہیں۔

حیدر آباد کے تاریخی شہر کو ترقی دینے کا منصوبہ

لاہور ۲ رجنوری۔ مغربی پاکستان کا تاریخی شہر حیدر آباد ۲ سال کے اندر اندر بالکل نئی شکل اختیار کرے گا۔ شہر کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک ترقیاتی بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ ان منصوبوں میں صاف پانی کی رسد گندے پانی کا نکاس، صدر اور ڈویژنل دفاتر کی تعمیر اور لطیف آباد کالونی میں مہاجرین کے لئے سستے اور پختہ مکان بنانے کا کام شامل ہے۔

چاٹگام کی فوجی اکیڈیمی میں عنقریب کام شروع ہو جائیگا

سروسز میں شامل ہونے کے متعلق نوجوانوں سے مسٹر ابو حسین سرکار کی اپیل

ڈھاکہ ۲ رجنوری۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے کہا ہے کہ چاٹگام میں جو فوجی اکیڈیمی قائم کی جا رہی ہے اس میں عنقریب کام شروع ہو جائے گا۔ کل انہوں نے ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ سروسز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر قوم و ملک کی خدمت کا فریضہ ادا کریں۔ انہوں نے کہا قوم نے بہت قربانیوں کے بعد آزادی حاصل کی ہے۔ جہاں تک اس کی حفاظت کا تعلق ہے۔ مشرقی بنگال کو بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئیے۔ اور اس میدان میں اہم کردار ادا کرنا چاہئیے۔

برطانیہ میں سال نو کے خطابات

لنڈن ۲ رجنوری۔ ملکہ الزبتھ نے سال نو کی تقریب کے موقعہ پر ۷۰۲ اشخاص کو خطابات سے نوازا ہے۔ ان میں ۱۰۶ عورتیں بھی ہیں

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا

قادیان ۳۰ دسمبر ۱۹۵۵ء۔ ناظر صاحب امور عامہ قادیان سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

قادیان کا جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ ختم ہوگیا۔ ایک سو بیس پاکستانی اور دو سو بیس بیرونی ہندوستانی احمدی شامل ہوئے۔ جلسہ میں عمومی حاضری ایک ہزار تھی۔ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ حاضرین احمدیوں کے ایمان، جوش عمل اور مستقبل کے متعلق محکم یقین سے بہت متاثر ہوئے۔ احمدی اس جذبہ کے ساتھ واپس ہوتے کہ زیادہ تندہی کے ساتھ تبلیغ اسلام۔ خدمت خلق اور مرکز کی مالی مضبوطی کے متعلق جد و جہد کرینگے پاکستانی قافلہ آج صبح واپس روانہ ہوگیا ہے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

خرطوم ۲ رجنوری۔ سوڈان کے پہلے انتخابات میں پاکستان نے جو مدد دی ہے۔ سوڈان کے وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے اس پر پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کل یوم آزادی کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے سوڈان کمیشن کے پاکستانی صدر میاں ضیاء الدین کی بہت تعریف کی۔ میاں ضیاء الدین نے سوڈان کو حصول آزادی پر مبارک باد دی۔

سوئٹزرلینڈ میں ۴ آدمیوں کی ہلاکت

زیورچ ۲ رجنوری۔ سوئٹزرلینڈ میں کل برف پر پھسلنے والے چھ آدمیوں پر برف کا تودہ گر گیا ان میں سے تین آدمی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں سے دو فرانسیسی اور ایک امریکی ہے علاوہ ازیں ایک اور امریکی لاپتہ ہے۔ اس کے متعلق بھی خیال ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے۔

دوسرے ممالک میں پاکستانی سیمنٹ کی مانگ بڑھ رہی ہے

کراچی ۲ رجنوری۔ پاکستان میں اس وقت جو سیمنٹ تیار ہو رہا ہے۔ دوسرے ملکوں میں اس کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں سیمنٹ ایران اور افغانستان برآمد کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے بعض دوسرے ملکوں نے بھی پاکستان سے سیمنٹ خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے حیدر آباد میں سیمنٹ کا جو نیا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں کام چالو ہو جانے کے بعد امید ہے اس مانگ میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ حیدر آباد کے کارخانہ میں اس ماہ کی پندرہ تاریخ سے کام شروع ہو رہا ہے۔

طلوعِ سحر اور غروبِ آفتاب

لاہور ۲ رجنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجکر ۲ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۱۲ منٹ پر غروب ہوگا۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق رات کے وقت درجہ حرارت میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

مومن کو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ

اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل نزل به الروح الامین علی قلبك و الانظار دکھائے

—تاکہ—

کسی قسم کا تردد باقی نہ رہے اور دل کو کامل سکون اور اطمینان حاصل ہو۔

مومنوں کے درجہ اور مقام کے لحاظ سے وحی الٰہی بھی مختلف قسموں اور درجات پر مشتمل ہوتی ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۵۵ء — بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔

خطبہ نویس۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دو تین دن سے

میری طبیعت

پھر کچھ خراب رہنے لگ گئی ہے۔ اس سے پہلے کئی دفعہ دن میں ایسا وقت بھی آتا تھا جب دماغ بالکل صاف ہوتا تھا۔ پریشانی اور گھبراہٹ میں بھی کمی ہوتی تھی۔ بعض اوقات خصوصاً مغرب کے بعد میں محسوس کرتا تھا۔ کہ اس وقت طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ مگر اب دو تین دن سے پھر دماغ پر بوجھ رہنے لگ گیا ہے۔ اسی طرح حافظہ کی خرابی میں

کسی قدر اصلاح

ہو گئی تھی۔ مگر اب پھر یہ خرابی پیدا ہو گئی ہے بھوک بالکل بند ہے۔ پہلے یہ حالت تھی کہ میں صبح کا ناشتہ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ حالانکہ ساری رات سونے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ ناشتہ کے لئے بھوک محسوس ہو۔ مگر میں ناشتہ بالکل نہیں کر سکتا تھا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ ایک بسکٹ ہاتھ میں لے کر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اور آہستہ آہستہ کر کے وہ کھا لیا اتنے میں چائے کی پیالی ٹھنڈی ہو گئی۔ اور وہ یکدم پی لی۔ پھر خدا تعالےٰ نے فضل فرمایا اور اس حالت میں کسی قدر افاقہ ہو گیا۔ اور میں بیٹھ کے ناشتہ کرنے لگ گیا۔ اور پھر علاوہ بسکٹ کے آلو کی بھجیا اور پھلکا بھی کھانے لگ گیا۔ اور چائے بھی پینے لگ گیا۔ اس سے پہلے کچھ اس قسم کی مرض تھی کہ میں گرم چائے نہیں پی سکتا تھا۔ لیکن دو تین دن سے پھر طبیعت کچھ خراب ہو گئی ہے۔

میرا خیال ہے

کہ ڈاکٹر مجھے بار بار جلاب لینے سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی عادت پڑ جائیگی میں نے ان کی یہ بات مان لی۔ اور گو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا۔ اجابت تو ہوتی رہی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیاں پوری طرح صاف نہیں ہوتی تھیں۔ اور اس کی وجہ سے دماغ پر کچھ بوجھ رہتا تھا۔ چنانچہ دو تین دن سے پھر طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ بھوک میں تدریجاً کمی آنی شروع ہوئی۔ اور اب یہ حالت ہے کہ بھوک بالکل بند ہے۔ آج صبح میں ناشتہ نہیں کر سکا۔ پھر پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر میں صبح کا ناشتہ نہ کر سکتا۔ تو دوپہر کے وقت بھوک لگ جاتی تھی۔ لیکن آج کھانے کے وقت بھی بھوک نہیں لگی۔ گویا میں نے ساری رات بھی کچھ نہیں کھایا۔ پھر صبح آٹھ سوا آٹھ بجے ناشتہ کے لئے بیٹھا تو ناشتہ بھی نہیں کر سکا۔ اور خالی اٹھ بیٹھا۔ پھر سوا بارہ بجے کے قریب کھانا کھانے کے لئے بیٹھا۔ تو پھر بھی بھوک محسوس نہ ہوئی۔ اور بغیر کچھ کھائے اٹھ بیٹھا۔ اب خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ شام کو کیا ہو گا۔ میں کھانا کھا سکوں گا یا نہیں۔ اس لئے وہ دوست جو پہلے شفقت اور توجہ کے ساتھ میری صحت کے لئے دعا کرتے تھے۔ ان کو پھر

دعا میں لگ جانا چاہیئے

کہ اللہ تعالےٰ میری موجودہ بیماری کی حالت کو بدل دے۔ اور سکون اور اطمینان کی حالت پیدا کر دے۔ اب سالانہ جلسہ بھی آ رہا ہے۔ اس موقعہ پر مجھے کچھ نہ کچھ بولنا پڑے گا۔ اس کی وجہ سے بھی طبیعت پر ایک بوجھ سا ہے اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس بوجھ کو بھی اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صحت کی جو یہ حالت ہے کہ دو دن خراب رہتی ہے دو دن ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور پھر دو دن خراب ہو جاتی ہے۔ اس کو دور کر کے اس کی بجائے مستقل اطمینان اور سکون کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد میں ایک بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس سے پہلے میں تمہیداً کچھ کہنی چاہتا ہوں۔

یاد رکھنا چاہیئے

کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو بشارات ملتی ہیں یا اس کی طرف سے بعض اخبار پر انسان کو اطلاع ہوتی ہے۔ ان کو شائع کرنے کا اصل حکم شرعی نبی کو ہوتا ہے۔ اور ظلی طور پر ظلی اور بروزی نبی کو ہوتا ہے۔ شرعی نبی کو اشاعت کا حکم اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی وحی کو چھپا دے۔ تو لوگوں کو شریعت سے کیسے اطلاع ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ شرعی نبی بھی بعض اوقات یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ لوگوں کی طبائع پر یہ اثر ہو۔ کہ میں ان پر حکومت جتانا چاہتا ہوں اور اس مقصد کے لئے میں اپنے الہامات کو شائع کر دیتا ہوں۔ اس لئے وہ بھی بعض اوقات چاہتا ہے کہ اپنے الہامات کو چھپا دے۔ جیسا کہ

قرآن کریم کی بعض آیات

سے اس کا استدلال ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے الہامات اور رویا و کشوف کی اشاعت میں حیا محسوس کی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کی اس حالت کو دیکھ کر فرمایا بلّغ ما انزل الیك جو کچھ تجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اس کو لوگوں تک پہونچانا تیرا فرض ہے کیونکہ اس سے تیری بعثت کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

اسی قسم کے نبی کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ سنقرئك فلا تنسیٰ ہم تجھ پر ایسی وحی نازل کریں گے۔ کہ تو اسے بھولے گا نہیں۔ کیونکہ اگر

شریعت والا نبی

اپنی وحی بھول جائے۔ تو اس کی امت ان احکامات اور ہدایات سے محروم رہے گی۔ جو اس وحی میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوئے تھے۔ لیکن غیر تشریعی نبی کے لئے یہ حکم نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو دیکھ لو۔ کئی جگہ لکھا ہے کہ یہ الہام کا ایک ٹکڑا مجھے بھول گیا یا الہام ہوا تھا مگر اس کے الفاظ میں بھول گیا ہوں۔ ہاں اس کا مفہوم یہ تھا اگر آپ تشریعی نبی ہوتے۔ تو آپ کا بھولنا کتنی تباہی کا موجب ہوتا۔ پس تشریعی نبی کو وحی بھولا نہیں کرتی۔ ہاں غیر تشریعی نبی بعض اوقات اپنے الہامات یا ان کے کسی حصہ کو بھول جاتا ہے۔ مگر اسکے ساتھ ہی

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے

کہ غیر تشریعی انبیاء کی وحی اور الہامات میں بھی بعض معارف ہوتے ہیں۔ اور بعض الہامات ایسے ہوتے ہیں جو پہلی شریعت کے کسی حصہ کی تشریح اور تفصیل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے الہامات غیر تشریعی انبیاء کبھی نہیں بھولتے۔ کیونکہ یہ الہامات بمنزلہ وحی اوّل ہوتے ہیں۔ اور جو الہام اور وحی بمنزلہ وحی اوّل ہو۔ وہ بھی نہیں بھول سکتے

کیونکہ اس کے بھولنے سے بھی وہی نقصان ہوسکتا ہے۔ جو سنفرنگلک فلاتنسی والی وحی کے بھولنے سے ہوتا ہے۔

بعض دفعہ مجھے بھی کوئی کلام خدا تعالیٰ کا سننے کی توفیق ملتی ہے۔ یا کوئی خواب آجاتی ہے۔ یا کوئی کشف ہوتا ہے۔ تو ہمارے مولوی محمد یعقوب صاحب اسی کو چھاپنے لگ جاتے ہیں۔ میں نے ان کو سمجھایا بھی ہے۔ کہ اس طرح زمانہ کے اصل مامور کی

وحی میں ایک قسم کا تداخل

ہو جاتا ہے۔ یوں خوابوں اور الہامات کو بیان کرنا منع نہیں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ جایا کرتے تھے اور صحابہ سے پوچھتے تھے۔ کہ اگر کسی کو کوئی خواب آئی ہو۔ تو سناؤ۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اگر امام یا کسی بزرگ کے سامنے کوئی خواب یا کشف اس غرض سے بیان کیا جائے۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کے لئے زیادتی ایمان کا موجب ہو۔ تو وہ درست ہے۔ گو ایسا کرنا فرض نہیں (لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنے الہامات اور رویاء و کشوف کا بیان کرنا فرض تھا) اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک خواب کسی ایک فرد کو آتی ہے۔ لیکن وہ ہوتی ساری امت کے لئے ہے۔ اس لئے امام اس سے ساری امت کو اطلاع دے دیتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک صحابی کو اذان کے الفاظ سنائے گئے۔ اس نے وہ خواب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے بیان کی۔ تو آپ نے فوراً سمجھ لیا۔ کہ یہ خواب اگرچہ اس شخص کو آئی ہے۔ مگر اس سے مراد میں ہوں۔ اس لئے اس اذان کو نماز کا حصہ بنا لینا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کو اذان دینے کا حکم دے دیا۔ اور اب سب مسلمان اذان کہتے ہیں۔ حالانکہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں نہیں بتائی گئی تھی۔ بلکہ ایک صحابی کو بتائی گئی تھی۔

اذان کے الفاظ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی خواب میں بتائے گئے تھے مگر وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے شرم کے مارے یہ الفاظ کسی اور کو نہ بتلائے۔ کیونکہ وہ صحابی مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے پس بعض اوقات خواب کے بیان کرنے کی یہ غرض بھی ہوتی ہے۔ کہ اگر اس کا اثر وسیع طور پر پیدا ہونے والا ہو۔ تو امام یا کوئی اور صاحب اثر بزرگ اسی کو ساری جماعت میں پھیلا دے۔ یا امام خود دیکھے۔ کہ وہ خواب اثر رکھنے والی ہے۔ اور سارے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ تو وہ اسے لوگوں میں پھیلا دے۔ تا وہ اس سے فائدہ اٹھالیں۔ لیکن اس طرح خوابوں کو سنانا بھی بطور نفل کے ہے۔ فرض نہیں۔

پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو کوئی منذر خواب آجاتی ہے۔ لیکن

علم تعبیر الرویاء

سے ناواقف ہونے کی وجہ سے وہ اسے سمجھ نہیں سکتا۔ وہ اسے امام یا کسی اور بزرگ کے سامنے بیان کر دیتا ہے۔ اور وہ اس کو خواب کے منذر پہلو سے واقف کر دیتا ہے۔ اور اسے استغفار کرنے یا صدقہ دینے کی تلقین کر دیتا ہے۔ اس طرح اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی خواب بھی ایسے شخص کو ہی بیان کرنی چاہیئے۔ جسے علم نہ ہو۔ کہ خواب منذر ہے یا نہیں۔ ورنہ اگر اسے پتہ لگ جائے۔ کہ وہ خواب منذر ہے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حکم یہی ہے۔ کہ اسے لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ انذاری خوابیں اگر متواتر آئیں۔ تو وہ شیطانی ہوتی ہیں۔ لیکن مبشر خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔

بہر حال ہم سب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے ایک قسم کے نائب اور قائم مقام ہیں۔ ہاں آگے درجات میں فرق ہے۔ یعنی کوئی بڑے مقام کا نائب ہے۔ اور کوئی چھوٹے مقام کا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رنگ میں خلیفہ اور قائم مقام ہے۔ جیسے ہر مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک طرح خلیفہ اور قائم مقام ہے۔ بشرطیکہ وہ کوشش کرے۔ کہ آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے۔ اس لئے ہم اپنے رؤیا و کشوف دوسرے دوستوں کو بتا دیتے ہیں۔ تا وہ ان کے

ایمان کی تقویت

کا موجب ہوں۔ اور اس طرح کئی لوگ ان سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر بعض باتیں صحابہؓ کے سامنے بیان فرمائیں۔ اور پھر فرمایا۔ فلیبلغ الشاھد الغائب۔ یعنی جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ میری ان باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں۔ جو یہاں موجود نہیں۔ کیونکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو سننے والوں کی نسبت زیادہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ

میں جب انگلستان میں تھا

تو ایک دن اخبار الفضل آیا۔ اس میں یہ خبر چھپی ہوئی تھی۔ کہ سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں والے فوت ہو گئے ہیں۔ سید نذیر حسین صاحب پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اس لئے طبعاً ان کی وفات کا مجھے صدمہ پہنچا۔ میں ان کے لئے دعا کرتے کرتے سو گیا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک عورت مجھ سے ملنے کے لئے آئی ہے۔ اس نے "سوسی" کی سلوار پہنی ہوئی ہے۔ اس کا کرتہ اور دوپٹہ سفید ہے۔ سوسی ایک کپڑے کا نام ہے۔ جو پرانے زمانہ میں پنجاب میں اکثر استعمال میں آتا تھا۔ اس کپڑے کے درمیان سرخ یا سفید دھاریاں ہوتی تھیں۔ یا اس میں مختلف قسم کے نشان ہوتے تھے۔ اب اس کپڑے کا رواج نہیں رہا۔ کیونکہ اب اس سے اچھی قسم کے کپڑے نکل آئے ہیں۔ بہر حال وہ عورت میرے سامنے آئی۔ اور اس نے مجھے سلام کیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ (یا وہ خود کہتی ہے) کہ وہ

سید نذیر حسین صاحب مرحوم

کی بیوی ہے۔ وہ سلام کر کے واپس لوٹی۔ تو میں نے اسے بلایا۔ اور کہا۔ بی بی ذرا بات سنو۔ جب وہ میرے پاس آئی۔ تو جس طرح مجھے بیداری کے عالم میں یہ فکر تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کا معلوم نہیں کوئی بیٹا بھی ہے یا نہیں۔ اسی طرح خواب میں بھی مجھے یہی فکر ہے۔ اور میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ بی بی سید نذیر حسین صاحب کی کوئی اولاد بھی ہے؟ اس نے کہا۔ سید نذیر حسین صاحب کی اولاد مجھ سے تو نہیں۔ مگر دوسری بیوی سے ہے۔ اب مجھے یہ پتہ ہی نہیں تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں۔ اس لئے اس خواب کی وجہ سے میں حیران تھا۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ان دنوں

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب

ایک لیکچر کے لئے امریکہ گئے ہوئے تھے۔ ہالینڈ سے وہ چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ امریکہ سے واپسی پر وہ میری خاطر انگلستان آئے۔ اور گو وہاں ہر روز بڑے بڑے آدمی ان کی دعوتیں کرتے رہتے تھے۔ کبھی پاکستان اور ہندوستان سے گئے ہوئے لوگ ان کو دعوتوں پر بلا لیتے تھے۔ اور کبھی ایمبیسی والے انہیں دعوت پر بلا لیتے تھے۔ مگر کسی نہ کسی طرح وہ ان سے پیچھا چھڑا کر میرے ساتھ کھانا کھانے کے لئے آجاتے تھے۔ بہر حال جب چودھری صاحب انگلستان آئے۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ یہ بھی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ شاید سید نذیر حسین صاحب کے خاندان کے متعلق انہیں کچھ علم ہو۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے

اپنی خواب بیان کی

اور دریافت کیا۔ کہ آپ کے ننھیال بھی اسی علاقہ کے ہیں۔ کیا آپ کو اس بات کا علم ہے۔ کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی ایک بیوی تھی۔ یا دو بیویاں تھیں۔ چودھری صاحب نے جواب دیا۔ کہ ذاتی طور پر تو مجھے اس کا علم نہیں ہاں میرا خیال ہے۔ کہ ایک دفعہ مجھ سے میرے ماموں چودھری عبد اللہ خاں صاحب نے (جو گھٹیالیاں کے قریب ہی ایک گاؤں داتا زید کا کے رہنے والے تھے) میرے سامنے ذکر کیا تھا۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں ہیں۔ مگر مجھے یہ علم نہیں۔ کہ آیا ان کی کوئی اولاد بھی ہے یا نہیں۔

پندرہ سولہ دن کی بات ہے

میں عصر کی نماز پڑھا کر کچھ دیر کے لئے مسجد میں بیٹھ گیا۔ تو میں نے ایک دوست چودھری محمد عبد اللہ صاحب کو دیکھا۔ جو قلعہ صوبا سنگھ کے رہنے والے ہیں۔ اور داتا زید کا کے حلقہ کی جماعت کے نائب امیر ہیں۔ میں نے ان کو آگے بلایا۔ اور کہا کہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت کچھ سست رہنے لگ گئی ہے۔ انہوں نے کہا۔ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ضلع سیالکوٹ کی جماعت نے سیلاب کے دنوں میں بہت اچھا کام کیا ہے۔ پھر میں نے کہا۔ شاید جماعت کے لوگ چندہ کی طرف کم توجہ دینے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا بات یہ ہے۔ کہ

سیلاب کی وجہ سے

کچھ وقت تک چندے آ ہی نہیں سکے تھے۔ اب میں دو ہزار (یا شاید انہوں نے تین ہزار کہا) روپیہ اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اور وہ میں کل خزانہ میں جمع کرا دوں گا۔ میں نے سمجھا کہ یہ بھی داتا زید کا کے حلقہ کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے میں انہیں بھی اپنی خواب سنا دوں۔ چنانچہ میں نے ان کو یہ خواب سنائی۔ اور ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کو اس کے متعلق کچھ علم ہے۔ کہ سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ یا ایک بیوی تھی۔ اور پھر کیا ان کی دوسری بیوی سے کوئی اولاد ہے؟ اس وقت

بعض دوسرے دوست

بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ غالباً وہ پندرہ بیس کے قریب ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس بات کا تو مجھے علم نہیں۔ کہ آیا سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں۔ یا ایک بیوی تھی۔ ہاں اتنا ضرور علم ہے۔ کہ ان کا ایک بیٹا موجود ہے۔ لیکن وہ کس بیوی سے ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں۔

اتفاق کی بات ہے۔ کہ آج ڈاک آئی۔ تو اس میں ایک خط چودھری محمد عبد اللہ صاحب کا بھی نکل آیا۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ پچھلے دنوں میں ربوہ گیا تھا۔ تو حضور نے ایک دن مسجد میں مجھ سے دریافت فرمایا تھا۔ کہ کیا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں یا ایک اور پھر ان کا جو بیٹا موجود ہے۔ وہ کس بیوی سے ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ میں واپس آیا۔ تو میں نے سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے بیٹے کو سارا واقعہ سنایا۔

اس نے کہا یہ درست ہے کہ میرے والد سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں اور میں دوسری بیوی سے ہی ہوں۔ ان کی پہلی بیوی بد دلی کی تھی جس سے ان کی کچھ ناچاقی ہو گئی تھی۔ اور انہوں نے اسے طلاق دیدی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے میری والدہ سے شادی کی اور ان سے میں پیدا ہوا۔ اب دیکھو کہ میں لنڈن میں بیٹھا ہوا ہوں وہاں

اللہ تعالےٰ کے فرشتے آتے ہیں

اور مجھے بتاتے ہیں کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی اولاد ہے۔ اور وہ ان کی دوسری بیوی سے ہے میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا سید نذیر حسین صاحب کی دو بیویاں تھیں اور کیا ان کی اولاد دوسری بیوی سے ہے۔ تو وہ کہتے ہیں مجھے ان کے کسی بیٹے کا تو علم نہیں ہاں میں نے اپنے ماموں چوہدری عبداللہ خاں صاحب سے سنا تھا۔ کہ ان کی دو بیویاں تھیں۔ پھر یہاں آ کر چوہدری محمد عبداللہ صاحب سے جو اس حلقہ کے نائب امیر ہیں میں دریافت کرتا ہوں۔ تو وہ کہتے ہیں

سید نذیر حسین صاحب

کا ایک بیٹا تو ہے اور وہ ہمارے سکول میں مدرس ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا علم نہیں کہ سید نذیر حسین صاحب مرحوم کی دو بیویاں تھیں اور وہ لڑکا ان کی دوسری بیوی سے ہے۔ واپس جا کر وہ سید نذیر حسین صاحب کے بیٹے سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ انہیں بتاتا ہے کہ فی الواقعہ میرے والد کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی بد دلی کی تھی۔ جسے انہوں نے طلاق دے دی تھی بعد میں انہوں نے میری والدہ سے شادی کی تھی

غرض اس طرح

اللہ تعالےٰ کے فرشتے

جنہیں خدا تعالےٰ کسی خاص چیز کا علم دے دیتا ہے۔ آتے ہیں اور دنیا میں بعض انسانوں کو خدا تعالےٰ کے اشارہ سے کسی چیز کے متعلق کچھ بتا دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی شرعی وحی اور غیر شرعی وظلی وحی میں ایک فرق ہوتا ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ ہر شرعی وحی نبی کے قلب پر بھی نازل ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانہ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک (شعراء ع ۱۱)

[illegible] یہ وحی [illegible] العلمین کی طرف سے نازل [illegible] ہے [illegible] روح الامین نے تیرے قلب [illegible] نازل کیا ہے۔ چونکہ اس وحی کے متعلق [illegible] ہوتا ہے کہ اس پر اما اوّل [illegible] اسلئے یہ قلب پر نازل [illegible] اور [illegible] نازل ہوتی ہے [illegible] کو [illegible] کر دی جاتی ہے۔

دوسری وحی سے کوئی فائدہ اٹھاتا ہے۔ تو اٹھا لیتا ہے اور اگر فائدہ نہ اٹھائے۔ تو اس کی مرضی ہوتی ہے۔

کئی لوگوں نے اس آیت سے

غلطی کھائی ہے

خصوصاً بہائیوں کو اس سے غلطی لگی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو خیال دل میں آ جائے وہ وحی ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اور احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ وحی زبان پر بھی نازل ہوتی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے۔ لا تحرك بہ لسانك لتعجل بہ۔ کہ تو زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیا کر اس کے معنے یہ ہیں کہ وحی زبان پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اصل میں یہ

دوہری وحی ہوتی ہے

یہ وحی زبان پر بھی نازل ہوتی ہے اور دل پر بھی اس کا نزول ہوتا ہے۔ تاکہ وہ مضبوط ہو جائے۔ لیکن دوسروں کو جو وحی ہوتی ہے وہ بروزی اور ظلی طور پر ہوتی ہے۔ اس قسم کی ہر وحی قلب پر نازل نہیں ہوتی۔ وہ بعض دفعہ کان پر نازل ہوتی ہے۔ مثلاً انسان ایک کلام سنتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے یا اس کی زبان پر کچھ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے۔ مجھے الہام ہوا ہے یا یہ کلام میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ مگر تشریعی انبیاء کی جو وحی ہوتی ہے یا بعض اوقات ظلی اور بروزی انبیاء کی وحی بھی صرف کان اور زبان پر ہی نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک ہی وقت میں کان یا زبان اور اس کے ساتھ قلب پر بھی نازل ہوتی ہے۔ بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ وہ تین جگہ نازل ہوتی ہے۔ ایک تو وہ زبان یا کان پر نازل ہوتی ہے۔ دوسرے وہ قلب پر نازل ہوتی ہے اور تیسرے وہ دماغ پر نازل ہوتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ یہ وحی کتاب مکنون میں ہے۔ یعنی یہ وحی ایک طرف تو اس قرآن میں نازل کی گئی ہے اور دوسری طرف اسے انسانی فطرت کے اندر رکھدیا گیا ہے۔ پس تشریعی انبیاء کی وحی زبان یا دل پر نازل ہونے کے علاوہ قلب پر بھی نازل ہوتی ہے اور میخ کی طرح دل میں گڑ جاتی ہے۔ میں پہلے بھی یہ واقعہ سنا چکا ہوں کہ گذشتہ عید کے دن

انگلینڈ کے ایک ادیب ڈسمنڈ شا

نے جو وہاں کے بہترین ادیبوں میں شمار ہوتا ہے ایک تقریر کی جس میں اس نے بتایا۔ کہ محمد رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے امن پسند نبی تھے۔ مگر سارے لوگ آپ کو سب سے بڑا امن پسند نبی نہیں مانتے۔ بلکہ افسوس ہے کہ خود آپ کے متبع تھوڑے تھوڑے اختلاف پر آپس میں ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگ جاتے ہیں (اس کا ہماری طرف اشارہ تھا) حالانکہ آپ سب سے بڑے امن پسند نبی تھے۔ اس تقریر کے موقعہ پر بہت سے انگریز بھی موجود تھے ڈسمنڈ شا نے کہا۔ میرے عیسائی دوست جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں کہیں گے کہ تم تو عیسائی ہو۔ پھر تم یہ کیا بات کہہ رہے ہو۔ لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں۔ کیونکہ میں نے اسلام کا بڑا مطالعہ کیا ہے اور

مجھے یقین ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ امن پسند نبی کوئی نہیں تھا۔ اس نے پھر کہا کہ لوگ کہیں گے کہ تو تو عیسائی ہے پھر تیرا عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کیا خیال ہے۔ میں کہوں گا کہ بے شک عیسےٰ علیہ السلام بھی امن پسند نبی تھے لیکن وہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے دوسرے درجہ پر ہیں۔ تقریر کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ میں بھی اپنے مکان کی طرف جو قریب ہی تھا جانے کے لئے چل پڑا۔ میں اپنے مکان کی طرف جا رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا آ رہا تھا۔ میں نے کہا ڈسمنڈ شا تقریر تو ختم ہو چکی ہے اور لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے ہیں۔ لیکن آپ میرے پیچھے آ رہے ہیں۔ وہ کہنے لگا میرے دل میں ایک خیال آیا تھا۔ جس کی وجہ سے میں مجبور ہو گیا تھا کہ آپ کے پیچھے پیچھے آؤں۔ اس نے کہا میں آپ سے اس بات کا ذکر کرنے آیا تھا کہ جب میں اپنی تقریر میں یہ کہہ رہا ہوتا ہوں کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)

سب سے بڑے امن پسند نبی تھے

تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ اس بات کو مانتے نہیں۔ حالانکہ میں سمجھ رہا ہوتا ہوں کہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔ میں نے کہا۔ ڈسمنڈ شا اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جب کوئی بات منوانا چاہتا ہے۔ تو وہ اسے انسان کے دل پر نازل کیا کرتا ہے۔ تمہاری زبان پر خدا بولتا ہے تو وہ بات لوگوں کے کانوں میں جاتی ہے۔ ان کے دل کے اندر داخل نہیں ہوتی۔ لیکن جب خدا ان کے دل میں بولے گا۔ تو وہ سارے ماننے لگ جائیں گے۔ اس پر وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ خدا میری زبان سے بولتا ہے اور پھر وہ بات دوسرے لوگ میرا واسطہ سے سنتے ہیں۔ اسلئے ان پر اثر نہیں ہوتا۔ اگر وہ ان کے دل میں بولے۔ تو وہ ضرور ماننے لگ جائیں۔

یہ وہی حقیقت ہے

جس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ نزل بہ الروح الامین۔ علی قلبك۔ یعنی چونکہ یہ وحی تیرے قلب پر نازل ہوتی ہے۔ اسلئے تیرے اندر اس وحی کے متعلق غیر معمولی استقامت پائی جاتی ہے۔ اور تو کہتا ہے کہ اگر تم سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی لا کر رکھ دو اور پھر مجھ سے کہو کہ میں خدائے واحد کی توحید کی اشاعت کرنے سے رک جاؤں۔ تو میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ خدا تعالےٰ کی وحی میرے دل پر نازل ہوئی ہے۔ اگر وہ میرے قلب پر نازل نہ ہوتی تو میں تمہاری باتوں کو بھی سنتا۔ لیکن اب یہ سوال باقی نہیں رہا کہ میں تمہاری بات بھی سنوں کیونکہ خدا تعالےٰ نے میرے دل پر اپنی وحی نازل کی ہے اور میرے دل میں

آہنی میخ کی طرح

توحید کا عقیدہ راسخ کر دیا ہے بہرحال جیسا کہ میں نے بتایا ہے بعض لوگوں نے اس آیت سے دھوکہ کھایا ہے اور وہ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ جو خیال دل میں پیدا ہو وہ وحی ہوتی ہے حالانکہ وحی زبان اور کان پر نازل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا قلب پر بھی نزول ہوتا ہے۔ تاکہ اس کی تائید ہو جائے۔

پھر اگر قرآن کریم میں صرف یہی آیت ہوتی کہ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبك تو ہمیں دھوکہ لگ سکتا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی بعض آیات قرآن کریم میں آتی ہیں

جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ وحی کان اور زبان پر بھی نازل ہوتی ہے مثلاً جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے ایک آیت تو یہی ہے کہ لا تحرك بہ لسانك لتعجل بہ کہ تو جلدی جلدی اپنی زبان نہ ہلا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ لسان پر بھی وحی نازل ہوتی ہے پھر حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات وحی صلصلۃ الجرس کی طرح آتی ہے۔ اور صلصلۃ الجرس یعنی گھنٹی کی آواز کو کان کے ذریعہ سنا جاتا ہے اسی طرح آپ فرماتے ہیں۔ واحیاناً یتمثل لی الملك رجلاً فیکلمنی فاعی ما یقول (بخاری باب کیف کان بدء الوحی) کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں متمثل ہو کے میرے پاس آ جاتا ہے اور وہ مجھ سے کلام کرتا ہے اور میں اس کی باتوں کو یاد کر لیتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وحی زبان اور کان [illegible] پر بھی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کا دل پر بھی نزول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ شخص جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ سب سے بڑا مومن ہو جاتا ہے ——— کیونکہ

اس کے کانوں اور زبان کے ساتھ ساتھ اس کے دل پر بھی وحی کا نزول ہوتا ہے۔ اور چونکہ سارے عقائد اور خیالات دل سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر دل پر وحی نازل ہوگئی۔ تو یہ ساری چیزیں آپ ہی درست ہو جاتی ہیں۔ غرض

وحی کے کئی مراتب

ہوتے ہیں۔ انبیائے تشریعی کی وحی اور درجہ کی ہوتی ہے۔ اور انبیائے بروزی اور ظلی کی وحی اور درجہ کی ہوتی ہے۔ انبیائے بروزی اور ظلی وحی کو بھول سکتے ہیں۔ لیکن انبیائے تشریعی اپنی تشریعی وحی کو نہیں بھولتے۔ کیونکہ اگر شریعت ہی بھول جائے۔ تو ان کی امت تباہ ہو جائے۔ اسی طرح انبیائے بروزی اور ظلی کی ایسی وحی بھی جو کسی سابقہ وحی کی تفصیل بیان کرنے یا کسی خاص نکتۂ معرفت کے بیان کرنے کے لئے آتی ہے۔ نہیں بھولتی۔ کیونکہ اس کے لئے بھی وہی قانون جاری ہے۔ جو شرعی وحی کے لئے ہے۔ اور اس کی بھی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ عام وحی کی بھی ایک قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً اگر یہ وحی ہو۔ کہ فلاں دشمن مر جائے گا۔ یا طاعون آجائے گی۔ تو اس وحی کی بھی ایک قسم کی حفاظت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ اخبارِ غیبیہ جن پر خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو اطلاع دیتا ہے۔ ساری کی ساری بھول جائیں۔ تو وہ لوگوں کو سنائی کیسے جا سکیں۔ لیکن بہرحال اسے وہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔ جو تشریعی وحی کو حاصل ہوتا ہے۔ کہ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک شوشہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض جگہوں پر تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجھ پر ایک وحی نازل ہوئی تھی۔ جس کے الفاظ تو بھول گئے ہیں۔ لیکن اس کا مفہوم یہ تھا۔ پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ وحی کا ایک حصہ یاد رہتا ہے۔ اور دوسرا بھول جاتا ہے۔ اس کی مثالیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ملتی ہیں۔ بہرحال

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

ہر بات اور ہر نکتہ کا ایک وقت اور مقام ہوتا ہے۔ لوگ عام طور پر نبی کے لفظ پر چڑتے ہیں۔ حالانکہ انبیاء بھی کئی درجوں کے ہوتے ہیں۔ جس کو خدا تعالےٰ نبی کہہ دیتا ہے۔ وہ نبی تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ سارے نبی ایک ہی مقام کے ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی نبی ہیں۔ اور عیسیٰ اور موسیٰ علیہم السلام بھی نبی تھے۔ مگر کجا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کجا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ان سب کا الگ الگ مقام اور درجہ ہے۔ پس

نبی نبی میں بھی فرق ہے۔ اسی طرح مومن مومن میں بھی فرق ہے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی مومن تھے۔ اور وہ چھوٹے سے چھوٹے صحابی بھی مومن تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آخری عمر میں آپ پر ایمان لائے۔ وہ تابعی بھی مومن تھے۔ جو چھوٹی عمر میں آخری صحابی کو اس کی آخری عمر میں ملے اور وہ تبع تابعی بھی مومن تھا۔ جو کسی آخری تابعی کو اس کی آخری عمر میں ملا۔ پھر وہ تبع تبع تابعی بھی مومن تھا۔ جو آخری تبع تابعی کو اس کی آخری عمر میں ملا۔ پھر آج کل کے مسلمان بھی مومن ہیں۔ لیکن ان سب مومنوں میں درجہ کا فرق ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

پشاور کے ایک مخلص دوست حافظ محمدؐ صاحب تھے۔ وہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان گئے۔ مولوی غلام حسین صاحب مرحوم بھی ساتھ تھے۔ رستہ میں یہ بات شروع ہوگئی۔ کہ مومن کا کیا مقام ہوتا ہے۔ اور آیا ہم مومن ہیں یا نہیں۔ ان کے ساتھ جتنے احمدی تھے۔ ان سب نے انکسار کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ توبہ توبہ ہم تو اپنے آپ کو مومن کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ یہ بڑی گستاخی ہے۔ حافظ محمد صاحب بڑے جوشیلے احمدی تھے۔ وہ کہنے لگے۔ اچھا۔ اگر تم مومن نہیں ہو۔ تو میں آج کے بعد تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھوں گا۔ میں نے تو مومنوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی ہے۔ اور اگر تمہیں خود بھی یہ یقین نہیں کہ تم مومن ہو۔ تو میں تمہارے پیچھے نماز کیوں پڑھوں۔ چنانچہ انہوں نے ان احمدیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اس طرح ایک سال گذر گیا۔ اگلے جلسہ پر پھر یہ سب لوگ قادیان گئے تو مولوی غلام حسین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا۔ کہ حافظ صاحب نے ہماری اقتداء میں نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی ہے۔ آپ انہیں سمجھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حافظ محمد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ حافظ صاحب اتنی سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر بات آپ کی ہی ٹھیک ہے۔ اگر انسان اپنی ذات پر بھی حسن ظنی نہیں کرتا۔ اور اپنے آپ کو مومن نہیں سمجھتا۔ تو اسے دوسرے کہاں مومن سمجھتے ہیں۔ پس اپنے اوپر بدظنی کرنا بہت بری چیز ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے۔ جس کی وہ اس سے امید کرتا ہے۔ پس انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ چاہے اس میں بعض کمزوریاں اور نقائص بھی ہوں۔ آخر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا ہے۔ قرآن کریم پر ایمان لایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا اس نے اقرار کیا ہے۔ پھر وہ مومن کیوں نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بڑے درجے کا مومن نہ ہو۔ بلکہ چھوٹے درجہ کا مومن ہو۔ لیکن مومن ہونے سے اسے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ انکوائری کمیشن کے سامنے میں نے بھی

بیان کیا تھا۔ کہ جس طرح

ایمان کے مختلف مدارج ہیں

اسی طرح کفر کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ جس شخص کے لئے کافر کا لفظ استعمال کیا جائے۔ اسی کے متعلق یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہی منکر ہے۔ بلکہ کفر کے معنے صرف انکار کرنے کے ہیں۔ اور انکار ایسے شخص کا بھی ہو سکتا ہے۔ جس پر حجت پوری نہیں ہوئی۔ ایسا آدمی باوجود منکر ہونے کے بری الذمہ ہے اس پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی الزام نہیں۔ اور انکار ایسے شخص کا بھی ہو سکتا ہے۔ جس پر حجت تو پوری ہوگئی ہو۔ لیکن وہ عقل کا پورا نہ ہو۔ ایسا شخص بھی منکر تو کہلائے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ پھر منکر وہ شخص بھی ہوگا۔ کہ جس پر حجت پوری ہوگئی ہے۔ اور وہ عقل بھی رکھتا ہے۔ اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی بات کا بضد انکار کرتا ہے۔ ایسا شخص قابل مواخذہ ہے۔ بہرحال انکار کرنے والوں میں تو وہ سب جمع ہوں گے۔ لیکن سزا اور جزا کے نیچے یہ سب جمع نہیں۔ بلکہ ہر ایک کا درجہ اور اس کی جزا و سزا الگ الگ ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن انسان کو ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے اللہ! تو ہمیں نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک والا نظارہ دکھا۔ اور جو خبر بھی ہمیں دے۔ گو وہ ہمارے درجہ کے ہی مطابق ہو۔ مگر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اسے ہمارے دلوں پر بھی نازل کر۔ تا ہمیں تیرے کلام پر یقین پیدا ہو جائے۔ اور ہم کبھی بھی تیری کسی بات پر شبہ نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جن دنوں گورداسپور میں

کرم دین کی طرف سے مقدمہ

دائر تھا۔ ایک دن کسی شخص نے آپ کو خبر دی۔ کہ آریوں نے مجسٹریٹ سے کہا ہے۔ کہ تم نے مرزا صاحب کو ضرور سزا دینی ہے۔ ورنہ تمہاری قوم تم سے ناراض ہو جائیگی۔ اور اس نے ان سے وعدہ کر لیا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیٹے ہوئے تھے۔ آپ یہ خبر سنتے ہی اُٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا۔ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈالنے والا کون ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کرم دین کو اس مقدمہ میں سزا ہوگئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بری ہوگئے۔ پس خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر وحی تو نازل کرتا ہے۔۔ مگر

ضرورت اس امر کی ہے

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں وہ ہمارے قلب پر بھی وحی نازل کرے۔ تاکہ ہمیں اس پر اس قدر یقین ہو جائے، کہ کسی قسم کا تردد باقی نہ رہے۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو انسان کو

کامل سکون اور اطمینان

حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً میری صحت کے متعلق بعض دوسرے دوستوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں۔ اور مجھے بھی ایک نظارہ دکھایا گیا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔ مثلاً

میں نے رؤیا میں دیکھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی بچہ کئی منزلوں سے نیچے گرا ہے۔ مگر پھر بھی وہ بچ گیا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب کئی منزلوں سے نیچے گرنا یہی مفہوم رکھتا ہے۔ کہ میں اچھی بھلی صحت کی حالت میں تھا کہ یکدم بیمار ہوگیا۔ ایک منٹ پہلے میری اس بیماری کا کسی کو خیال بھی نہیں آسکتا تھا۔ میں ٹہلتے ٹہلتے قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ کہ یکدم بیمار ہوگیا۔ پس میری یہ بیماری کئی منزلوں سے نیچے گرنے کے مشابہ ہے۔ اور پھر جس طرح رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ کہ وہ بچہ بچ گیا۔ اسی طرح میں بھی بچ گیا۔ یہ رؤیا بہت لمبی ہے۔ اس کا صرف ایک حصہ میں نے دوستوں کے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اب ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں۔ کہ تم اپنے دل کو یقین دلاؤ۔ کہ تم بیمار نہیں ہو۔ اور میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ میں اپنے دل کو کیسے یقین دلاؤں۔ تمہارے پاس وہ کونسی دوا ہے۔ جو میرے دل کو طاقت دے۔ اور میں اسے یقین دلا سکوں۔ کہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔ ہاں میرے خدا کے پاس میری دوا موجود ہے۔ وہ اگر نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک والی کیفیت پیدا کردے۔ تو پھر کوئی گھبراہٹ باقی نہیں رہتی۔ پھر خدا تعالیٰ کے فرشتے

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۲۰ اور ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بدر النساء تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار بشیر احمد واقفِ زندگی نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

آپ ہی سارا کام کر دیں گے اور

یہی اصل چیز ہے

کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے دل میں نازل ہوں۔ اور وہ اس کی اصلاح کر دیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں کہ اگر آپ ایک دفعہ اپنے اوپر زور دے کر یہ یقین کر لیں کہ مجھے صحت ہو گئی ہے تو آپ کو مکمل صحت ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ

جہاں تک جسمانی صحت کا سوال ہے

آپ بالکل تندرست ہیں۔ صرف اتنی کسر باقی ہے کہ آپ کو اپنی صحت کے متعلق یقین نہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ بالکل تندرست تھے کہ آپ یکدم بیمار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اس صدمہ کی وجہ سے آپ گھبرائے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کسی وقت اپنے اوپر دباؤ ڈال کر یہ یقین کر لیں کہ آپ کو مکمل صحت ہو گئی ہے تو آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں اپنے آپ پر دباؤ کیسے ڈالوں۔ یہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے میرے دل پر نازل ہوں اور وہ اس کی اصلاح کر دیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ نہ یہ طبیبوں کے اختیار میں ہے اور نہ میرے اختیار میں ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے مجھ پر

کئی ایسے وقت بھی آتے ہیں

جب ٹہلتے ٹہلتے یا بیٹھے بیٹھے میں یوں محسوس کرتا ہوں کہ اب میں بالکل تندرست ہوں اور سمجھ میں نہیں آتا کہ پہلے جو دماغ پر بوجھ تھا وہ اب کہاں گیا ہے اور میں سوچتا ہوں کہ میں تو بیمار تھا اب کیا ہو گیا ہے کہ میں اچھا بھلا ہو گیا ہوں۔ مگر دوسرے وقت جب بیماری کا حملہ ہوتا ہے تو میں سمجھ نہیں سکتا کہ مجھ پر جو اچھا ہونے کا وقت آیا تھا وہ کیسے آیا تھا۔ بہرحال جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے مجھے ایک خواب کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ دعاؤں کے ساتھ میرا علاج ہوگا۔ لیکن بیماری کی وجہ سے میری یہ حالت ہے کہ نہ میں لمبا سجدہ کر سکتا ہوں اور نہ زیادہ دیر تک دعا کر سکتا ہوں۔ اس لئے دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر ہی یہ دعا ہو سکتی ہے۔ یعنی

دوست بھی دعا کریں

اور جس قدر مجھ سے ہو سکے میں بھی دعائیں کروں اور اس طرح خدا تعالیٰ کا فضل نازل ہو جائے اور اس وقت جو بار بار مجھے اپنی بیماری کا احساس ہوتا ہے وہ دور ہو جائے اور خدا تعالیٰ میخ کی طرح میرے دل میں یہ بات داخل کر دے کہ اب میں بالکل تندرست ہوں۔ اور اس طرح میری موجودہ کیفیت جاتی رہے گی۔ جب مجھے یہ یقین پیدا ہو جائے گا تو خدا تعالیٰ چاہے گا تو باقی عوارض بھی خود بخود دور ہو جائیں گے :

محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کی وفات پر

تعزیت کی قرار دادیں

خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم مغفور کی اچانک وفات پر افسوس کا اظہار کرتی ہے اور ان کی بے لوث اور شاندار خدمات پر ہم فخر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے نیز ہمیں توفیق بخشے کہ ہم ان کی جگہ لے کر سلسلہ کے مخلص خادم ثابت ہوں۔

ناصر احمد بال معتمد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس سیدہ ام متین جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا حضرت عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مکرم درد صاحب نے جس ایثار اور اخلاص کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کی ہے وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت درد صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ساتھ ہی ان کو سلسلہ کی بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ملتان

جماعت احمدیہ ملتان جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی اچانک وفات پر سخت صدمہ محسوس کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا معین و مددگار ہو۔ آمین

عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان

ڈیرہ غازی خاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا یہ اجتماع حضرت مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات پر دلی رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

سلسلہ کے اس مخلص خادم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ مولانا کی طرح سلسلہ کو ایک جانے والے کے بدلہ میں کئی اور بہترین خادم عطا فرمائے نیز درد صاحب مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محمد علی زعیم انصار اللہ شہر ڈیرہ غازیخاں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی اچانک وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ اپنے دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ کی زندگی کی بیش بہا مساعی اور قابل تقلید نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زریں حروف میں محفوظ رہے گا

مجلس کوئٹہ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

(رحیم بخش قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی اچانک وفات کو احمدیت کے لئے ایک صدمہ عظیم سمجھتی ہے۔ مرحوم جیسے مخلص وفادار اور اسلام کے بے لوث خدمت گزار بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور مرحوم کو اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ان پر اپنی رحمتیں نازل کرے

عطاء اللہ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی ناگہانی وفات کو ایک قومی صدمہ تصور کرتی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (محمد علی زعیم مجلس انصار اللہ ننکانہ)

تعاونی کمیٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

تعاونی کمیٹی سکول ہذا کا اجلاس مورخہ ۱۲/۱۴/۵۵ کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار داد تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی وفات حسرت آیات پر سکول کمیٹی ہذا گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے اور مولوی صاحب کی گرانقدر خدمات سلسلہ کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے لواحقین کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مولوی صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

غلام حیدر ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی

جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی اچانک وفات کو اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک بڑا قومی نقصان تصور کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جماعت کے دیگر نوجوانوں کو ان کے اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگیاں وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(جلال الدین قمر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واہ چھاؤنی)

خدام الاحمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ سندھ

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی اچانک وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

سید سجاد احمد قائد خدام الاحمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ

مجلس انصار اللہ خانیوال

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے انتقال کی خبر پڑھ کر از حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ درد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند کرے۔

ولی محمد زعیم انصار اللہ خانیوال

لودھراں والہ ضلع ملتان

مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی اچانک اور بے وقت وفات جماعت کے لئے نقصان عظیم ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

فضل کریم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر صدر جماعت احمدیہ

اظہار تشکر و درخواست دعاء

مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب ساکن رو کیر ضلع رائچور دکن نے نظارت ہذا کی تحریک پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "پیغام صلح" کے ہندی ترجمہ کی اشاعت کے لئے ۲۵/- روپے کی اعانت فرمائی ہے۔ موصوف بہت مخلص ہیں۔ بلڈ پریشر کے مریض ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D-۸۷۷ سال ۱۹۵۵ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس سال ۱۹۴۹ء

پائندہ خان ولد اشرف خان و مظفر خان ولد دوست محمد اقوام اعوان سکنائے ڈھنگن تحصیل چکوال مدعیان

بنام دربچن سنگھ جسونت سنگھ پسران ہرنام سنگھ اقوام کھتری سکنائے ڈھنگن تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ مدعا علیہم

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہم بدوں پتہ تارک الوطن ہوگئے ہیں لہذا اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم مؤرخہ ۷/۱/۵۶ بوقت ۹ بجے صبح حاضر آویں۔ عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

المؤرخہ ۲۳/۱۲/۵۵ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D-۸۵۹ سال ۱۹۵۵ء

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

منگو خان ولد حسن خان قوم مغل سکنہ دینہ۔ تحصیل و ضلع جہلم مدعی

بنام جگت سنگھ ولد موتھا سنگھ سکنہ دینہ تحصیل و ضلع جہلم مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں جگت سنگھ مدعا علیہ بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے۔ اس واسطے اشتہار اخباری جاری کیا جاتا ہے کہ متذکرہ صدر مدعا علیہ مؤرخہ ۷/۱/۵۶ بوقت ۹ بجے صبح حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کرے۔ عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

المؤرخہ ۲۳/۱۲/۵۵ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم .... مہر عدالت

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D-۸۰۵ سال ۱۹۵۴ء

عرضی زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

محمد بخش ولد موج دین قوم جٹ سکنہ چک باقر شاہ تحصیل و ضلع جہلم مدعی

بنام سریندر ناتھ ولد نانک چند قوم کھتری سکنہ چکوال مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے اس واسطے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مؤرخہ ۹/۱/۵۶ بوقت ۹ بجے صبح حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی

المؤرخہ ۲۳/۱۲/۵۵ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط حاکم .... مہر عدالت

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D-۸۸۵ سال ۱۹۵۵ء

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

خوشی محمد ولد صاحب دین ذات بھٹی راجپوت ساکن کھائی کلیہ تحصیل و ضلع جہلم مدعی

بنام اوتار سنگھ ولد بھائی لدھا سنگھ ساکن کھائی کلیہ تحصیل و ضلع جہلم مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مدعا علیہ بدوں پتہ تارک الوطن ہوگیا ہے۔ اس واسطے اشتہار اخبار جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ مؤرخہ ۷/۱/۵۶ بوقت ۹ بجے صبح حاضر عدالت ہو۔ عدم تعمیل کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی

المؤرخہ ۲۳/۱۲/۵۵ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا

دستخط حاکم

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی لودھراں میں عرصہ دو سال سے نبارضہ کینسر جگر شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

ڈاکٹر عبدالسمیع ایم بی بی ایس ڈی پی ایچ افغان شفاخانہ کراچی اسر لوائٹ کراچی نمبر ۲

(۲) (۱) مولوی عنایت اللہ خانصاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ کاملاً شفا فرمادے

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا فرمادے (خاکسار عبدالکریم خان کاٹھ گڑھی دوقف زندگی انچارج اصلاح و ارشاد ضلع سیالکوٹ)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمانوں اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے موصول ہونے پر ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔ عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

جماعتِ اسلامی پر گمراہ کن لٹریچر ملک سے باہر بھیجنے کا الزام

روزنامہ تسنیم اور جماعت کے دفاتر پر چھاپے

لاہور ۲ جنوری۔ مقامی سی آئی ڈی کے عملہ نے کل تیسرے پہر اچھرہ میں جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی دفتر پر چھاپہ مارا اور ان تمام تصاویر خاکوں اور نقشوں وغیرہ پر قبضہ کر لیا جو گذشتہ نومبر میں جماعت کی سالانہ کانفرنس میں رکھے گئے تھے

پولیس نے روزنامہ "تسنیم" کے دفتر میں بھی چھاپہ مارا اور تین گھنٹے تک ریکارڈ کی مکمل تلاشی لی۔ پولیس نے اس دفتر سے ۱۹۵۴-۵۵ اور ۱۹۵۵-۵۶ کی کیش بک بیجریں وہ چیک چندہ دینے والوں کے دو رجسٹر اور تسنیم کی ایجنسیوں کے متعلق تین رجسٹروں پر قبضہ کر لیا اس کے علاوہ اشاعت کے لئے موصول شدہ کاغذات کی فائل۔ سالانہ کانفرنس میں رکھے جانے والے نقشوں اور چارٹوں کی عکسی تصاویر کے ۱۲ بلاکوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اسی وقت جماعت اسلامی کی لاہور شاخ کے دفتر پر بھی چھاپہ مارا اور دو گھنٹہ تک ہر فائل اور کاغذ کی تلاشی لی اور جن مقامات کی تلاشی کے وارنٹ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعات ۱۳ اور ۲۲ کے تحت جاری کئے گئے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق پولیس نے سنٹرل لیبر ریلیف کمیٹی کے دفتر پر بھی چھاپہ مارا۔ اور دو گھنٹہ تک کاغذات کی پڑتال کی پولیس نے لیبر سے متعلق تمام لٹریچر مختلف یونینوں سے متعلقہ فائلیں۔ کارسپانڈنس فائلیں اور اکونٹ بکوں پر قبضہ کر لیا۔

ایک اطلاع کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے جماعت اسلامی کے خلاف رام گلی پولیس سٹیشن میں کیس رجسٹر کر دیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ جماعت اسلامی پر ایسا لٹریچر باہر بھیجنے کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ جس میں پاکستان کو ایک ایسا ملک قرار دیا گیا ہے جس میں اسلامی آئین کے حامیوں کو تختہ دار پر لٹکایا یا جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس ملک کا نام نہیں بتایا گیا جہاں یہ لٹریچر بھیجا گیا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کوئی اسلامی ملک ہی ہے۔

گورنر جنرل کو شاہ افغانستان کی طرف سے ابھی کوئی دعوت نہیں ملی

کراچی ۲ جنوری۔ کل رات کو کابل ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ باہمی مفاد کے امور پر بات چیت کے لئے گورنر جنرل پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا کو کابل آنے کی دعوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ گورنر جنرل کو شاہ ظاہر شاہ کی طرف سے کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا۔

کابل ریڈیو نے یہ اطلاع بھی دی تھی کہ دونوں سربراہان حکومت کے درمیان بعض دوسرے امور کے علاوہ "پشتونستان" کے مسئلہ پر بھی بات چیت ہو گی۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان "پشتونستان" کے مسئلہ پر بات چیت کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ ترجمان نے کہا پاکستان میں "پشتونستان" نام کا کوئی علاقہ نہیں اور پاکستان کے لئے اس قسم کا کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ دراصل کابل والے یہ باتیں خود ہی گھڑ لیتے ہیں۔

ضروری اعلان

ماہ دسمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا رہے ہیں تمام بلوں کی رقم ۱۰ جنوری تک دفتر روزنامہ الفضل میں پہنچ جانی چاہیئے۔ (مینجر)

فوٹو کی بجائے کیلنڈر

قبل ازیں اعلان کیا گیا تھا کہ بدتمیں اردو شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ کے خریداروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو زائد مفت دیا جائے گا بسبب تصنیف صدر انجمن احمدیہ کے ایک اعلان کے پیش نظر فوٹو کی بجائے انشاء اللہ ایک کیلنڈر دیا جائے گا احباب مطلع رہیں۔

خاکسار مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ بعارضہ ٹی بی کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین

(ریاض احمد تلونڈی کھجوروال)

سوڈان میں برطانیہ اور مصر کی پچاس سالہ حکومت کا خاتمہ

کراچی ۲ جنوری مشرق وسطیٰ میں ایک اور اسلامی ملک سوڈان آزاد ہو گیا ہے۔ سوڈان پر مصر اور برطانیہ کی ۵۰ سالہ مشترکہ حکومت کل ختم ہو گئی ہے۔ کل خرطوم میں ایک خاص تقریب منعقد ہوئی جس میں سوڈان کی آزادی کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ اور جمہوریہ سوڈان کا نیا پرچم لہرا دیا گیا۔ سوڈان کی پارلیمنٹ کے ایک خاص اجلاس میں وزیر اعظم اسمٰعیل الازہری نے برطانیہ اور مصر کا وہ خاص پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں سوڈان کی آزادی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر ملکہ برطانیہ الزبتھ ثانی وزیر اعظم برطانیہ سر انتھونی ایڈن اور دوسرے برطانوی زعما کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔

مصر نے سوڈان میں اپنا سفیر بھی مقرر کر دیا ہے۔ نئے مصری سفیر جنرل محمد سیف الیزل خلیفہ ہیں۔ جو آج خرطوم پہنچ گئے ہیں۔ جنرل یزل مصر و شام کی مشترکہ فوجی کمان کے چیف آف سٹاف تھے۔ آپ عرب لیگ کی مشرقی شاخ کے چیئرمین بھی ہیں۔

کل پاکستان نے بھی سوڈان کی آزادی تسلیم کر لی ہے۔ پاکستان کے گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا نے اس موقعہ پر سوڈان کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں سوڈان کی آزادی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان اور سوڈان کے لوگوں میں دوستی بڑھے گی۔ اور تعلقات مزید استوار ہوں گے۔ انہوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا۔ کہ آزادی سے سوڈان کے جس نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ اس میں سوڈان بڑھے پھولیگا۔ پاکستان کے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے وزیر اعظم سوڈان اسماعیل الازہری کے نام ایک پیغام میں اس یقین کا اظہار کیا ہے۔ کہ پاکستان اور سوڈان کے درمیان دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوں گے۔ وزیر اعظم نے اپنی اور اپنی کابینہ کی طرف سے سوڈان کی آزادی کے موقعہ پر سوڈان کے وزیر اعظم اور سوڈان کے عوام کو ہدیہ مبارکباد پیش کیا ہے۔

پاکستان کی کئی دوسری مسلم جماعتوں کے رہنماؤں نے سوڈان کے وزیر اعظم کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔

شمالی جاپان میں ۱۱۲ اشخاص ہلاک

ٹوکیو ۲ جنوری۔ شمالی جاپان کی ایک عبادت گاہ میں جشن نو روز کے موقع پر عوام میں بھگدڑ پڑنے کے باعث ۱۱۲ اشخاص ہلاک اور ۷۵ سے زیادہ زخمی ہو گئے۔ بھگدڑ کا آغاز اسی وقت ہوا۔ جبکہ عبادت گاہ کی ایک دیوار گر پڑی۔ اور کئی شخص اس کے نیچے دب گئے۔ متعدد افراد دوسروں کے پاؤں تلے آ کر روندے گئے۔ جشن نوروز کے موقع پر اس عبادت گاہ میں ۵ء۲ لاکھ کے لگ بھگ لوگوں کا ہجوم تھا۔ جو سب کے سب عبادت گاہ کے خاص ہال میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہلاک شدگان میں معمر افراد خواتین اور بچوں کی تعداد زیادہ ہے

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور ان سے کوئی معاملہ کرتے وقت اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں۔

(مینجر)